قرآنِ حکیم وہ کتاب ہے جسے اس کائنات کے خالق و مالک نے اشرف الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا۔ آیئے قرآن کے فضائل قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں:

فضائلِ قرآن......قرآن کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- ''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے دلوں کے امراض کی شفا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت۔ (اے پیغمبر ﷺ!) کہہ دیجئے کہ لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کے فضل اور اس کی (اس) رحمت (یعنی قرآن) پر خوشی منائیں۔ یہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جنہیں وہ جمع کرتے ہیں''۔ (یونس ۱۰:۵۷)
- ''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا' وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) تکلیف میں پڑے گا''۔ (طٰہٰ ۲۰:۱۲۳)
- ''لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور (ہدایت) بھیج دیا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (قرآن) کا سہارا پکڑ لیا تو وہ بھی ضرور انہیں اپنی رحمت اور فضل (کے دامن) میں لائے گا اور ان کو اپنے حضور تک پہنچنے کا سیدھا راستہ (بھی) دکھا دے گا''۔ (النساء ۴:۱۷۴-۱۷۵)
- ''اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔ (یعنی ایسی) کتاب (جس کے تمام مضامین) ہم رنگ (ہیں اور لوگوں کو سمجھانے کیلئے) بار بار دہرائے گئے (ہیں)۔ (اس کتاب کی تاثیر یہ ہے کہ) اس کو سن کر ان لوگوں کے بدن کانپ اٹھتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف (راغب) ہوتے ہیں''۔ (الزمر ۳۹:۲۳)
- ''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے، جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے''۔ (المائدۃ ۵:۱۵-۱۶)

فضائل قرآن......احادیث کی روشنی میں

آپ ﷺ نے فرمایا:

- ''عنقریب فتنے نمودار ہوں گے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نکلنے کی راہ کون سی ہوگی؟ فرمایا: اللہ کی کتاب، جس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبر بھی موجود ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی اور تمہارے اپنے متعلق بھی حکم موجود ہے۔ وہ قولِ فیصل ہے' وہ فضول بات اور یاوہ گوئی نہیں ہے۔ جو کوئی (سرکشی سے) قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو کچل کر رکھ دے گا اور جس نے اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ قرآن ہی اللہ کی مضبوط

رسی ہے جس کی پیروی سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے، اس کے عجائبات ختم ہونے کو نہیں آتے اور بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ جو قرآن کے مطابق بات کرے گا وہ سچی بات کرے گا، جو اس کے مطابق عمل کرے گا یقیناً اجر پائے گا، جو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا ضرور عدل کا فیصلہ کرے گا، جو لوگوں کو اس کی پیروی کی دعوت دے گا وہ سیدھے راستے کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرے گا''۔ (ترمذی)
- ''جو شخص اللہ کی کتاب سے ایک حرف بھی پڑھتا ہے اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر قرار پاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ 'الٓمّٓ' ایک حرف ہے بلکہ 'الف' ایک حرف ہے، 'لام' ایک حرف ہے اور 'م' ایک حرف ہے''۔ (ترمذی)
- ''جو دنیا میں قرآن سے شغف رکھتا تھا (قیامت کے روز) اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور بلندی کی طرف چڑھتا جا اور اُسی رفتار سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ آخری آیت ہوگی جہاں تک تو پڑھتا جائے گا''۔ (ترمذی)
- ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے''۔ (مسلم)
- ''ایک شخص جو قرآن مجید کی تلاوت میں اس قدر مشغول رہتا ہے کہ دیگر وظائف اور اللہ سے دعا و سوال کی فرصت نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خود فرماتا ہے کہ وہ اس پر خوش ہو کر وہ تمام چیزیں اس کو عطا کر دیتا ہے جن کے بارے میں وہ اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا چاہتا تھا''۔ (ترمذی)
- ''جو مومن قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال سنگترہ کی سی ہے جس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی بہت اچھی ہے۔ جو تلاوت نہیں کرتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ تو بہت اچھا ہے مگر خوشبو نہیں ہے۔ اور جو تلاوت کرتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال گل ریحان کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظل (ایلوا) کی سی ہے کہ اس کا مزہ اور اس کی بو کڑوی ہیں''۔ (بخاری)
- ''یہ دل اسی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کی صفائی پیدا کرنے کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہنا''۔ (مشکوٰۃ)
- ''قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو، پھر اس کو پڑھو، جو شخص قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے، پھر اس کو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کر کے اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہے اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہے اور جس شخص نے قرآن سیکھا اور پھر سو گیا اور قرآن مجید اس کے پیٹ ہی میں رہا اس کی مثال مشک کی اس تھیلی کی سی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو''۔ (ترمذی)

- ''قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش (کا باعث) بنے گا''۔ (مسلم)
- ''جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل پیرا بھی ہو تو قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی جو کہ اس دنیا میں تمہارے گھروں کو پہنچ رہی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ جو شخص خود عاملِ قرآن ہو، اس کا درجہ کس قدر بلند اور بہتر ہوگا''۔ (ابوداؤد)
- ''قرآن میں مہارت رکھنے والا مرتبے کے لحاظ سے ان ملائکہ کرام کے ساتھ ہے جو لکھنے والے نیکوکار ہیں۔ اور جو شخص قرآن کی تلاوت میں اٹکتا ہے اور اس میں دقت محسوس کرتا ہے اس کے لیے دوہرا اجر ہے''۔ (مسلم)
- ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اکٹھے ہوں اور وہ اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھائیں ان پر اطمینان نازل ہوتا ہے۔ رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے اِن کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس موجود ہیں''۔ (مسلم)
- ''نماز میں قرآن پڑھنا نماز سے باہر قرآن پڑھنے سے افضل ہے۔ نماز سے باہر قرآن پڑھنا تسبیح و تکبیر سے افضل ہے۔ تسبیح صدقہ دینے سے افضل ہے اور صدقہ نفلی روزے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے بچاؤ کے لیے ڈھال ہے''۔ (مسلم)
- ایک صحابیؓ فرماتے ہیں: ''ہمارے درمیان نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ علی الصبح بازار میں جائے اور بڑے کوہان والی دو اُونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں ہر شخص پسند کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں کوئی اگر صبح کو مسجد جا کر قرآن کی دو آیتیں پڑھا دے یا پڑھ لے تو وہ اس کے لیے دو اُونٹنیوں سے افضل ہیں۔ اور تین آیتیں تین اُونٹنیوں سے، اور چار آیتیں چار اُونٹنیوں سے بہتر ہیں اور اسی طرح اُونٹنیوں کی تعداد بڑھاتے جاؤ''۔ (مسلم)
- ''اے ابوذرؓ! اگر تو صبح اٹھتے ہی قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لے (اسے باترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم جان لے) تو وہ تیرے لیے سو رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے''۔ (ابوداؤد)

قرآن سے ہمارا مطلوب رویہ

قرآن اس لیے نازل ہوا کہ ہم اِسے پڑھیں، سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ کتنے اُفسوس کی بات ہے کہ اگر ہم قرآن پڑھ تو لیں لیکن اس کے معانی نہ سمجھتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حالت کی اپنے ارشاد میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے:

''اور اُن میں (ایسے) اَن پڑھ (بھی) ہیں جو کتاب کا کوئی علم نہیں رکھتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے اور فقط خیالی تکے چلایا کرتے ہیں''۔ (البقرۃ ۲:۷۸)

نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کے قلب میں قرآن کا کوئی حصہ بھی موجود نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے''۔(ترمذی)

اور ''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کر لیا''۔(ترمذی)

نیز ''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا مت بنالو، بلکہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے، اور اس کو پھیلاؤ، اسے خوش الحانی سے پڑھو اور اس میں تدبر کیا کرو۔ امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پا جاؤ گے اور اس کا بدلہ جلد حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو (کیونکہ آخرت میں) اس کا ثواب لازماً ملنے والا ہے''۔(بیہقی)

''جو شخص قرآن اس غرض سے پڑھے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں سے روٹی مانگے تو قیامت کے روز وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ بس ہڈی ہڈی ہوگا، اس پر گوشت پوست کچھ نہیں ہوگا''۔(بیہقی)

''قرآن تیرے حق میں حجت ہوگا یا تیرے خلاف''۔(مسلم)

''صرف دو ہی قسم کے لوگ قابلِ رشک ہیں: ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن مجید کا علم عطا کیا اور وہ دن رات اس (کو پڑھنے پڑھانے) میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ شب و روز اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہتا ہے''۔(بخاری)

''تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو خود قرآن سیکھیں اور پھر دوسروں کو سکھائیں''۔(بخاری)

نیز جب نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق:

''اللہ کے کلام کی فضیلت باقی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر''۔(ترمذی)

تو کوشش کی جانی چاہیے کہ لوگوں کی نصیحت کے لیے قرآن کو اصل بنیاد بنایا جائے یعنی قرآن ہی کو کتابِ دعوت بنایا جائے۔ ہر ہر مسلمان اس قابل ہو کہ وہ عربی متن پڑھتے ہوئے براہِ راست ترجمہ سمجھ سکے۔ کسی فرقہ ورانہ تعصب کے بغیر تمام علماء کی تفاسیر پڑھنے اور استفادہ کا رجحان عام کیا جائے۔

قرآن کو پانے کے بعد نو مسلم امریکن 'بیکی ہاپکنس' کے تاثرات

''جن سوالوں کے جواب میں اپنی پوری زندگی میں تلاش کرتی رہی ہوں، اِن کا جواب پانا میرے لیے کتنا زیادہ تسکین کا باعث ہے اس کو لفظوں میں بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا ہو اور پھر اچانک وہ سچائی کو دیکھنے لگے اور ایسی روشنی کو پالے جس کو اس نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ میں اِس خوشی کو کیونکر بیان کر سکتی ہوں جو صرف سچائی کو پانے سے حاصل ہوتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہر شخص جس کو میں نے کبھی جانا ہو وہ اس میں میرا حصہ دار بنے۔ اور جو دروازہ میرے لیے کھلا ہے اس پر جشن منانے میں وہ میرا

شریک ہو۔ اور سب سے بڑی اور سب سے زیادہ عجیب چیز جو مجھے دکھائی گئی وہ قرآن تھا۔ کتنا زیادہ میں اپنے قرآن سے محبت کرتی ہوں۔ جب بھی مجھے موقع ملتا ہے تو میں اس کو پڑھتی ہوں۔ میں اس کو اپنے سے الگ نہیں رکھ سکتی۔ حتیٰ کہ انگریزی ترجمہ میں بھی اس کے الفاظ میرے دل کو مسرت دیتے ہیں اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ کتنی ہی بار ایسا لمحہ آیا ہے کہ میں نے خدا کی کتاب کو اپنے ہاتھوں میں لیا ہے اور اس کے بارے میں سوچ کر میں روئی ہوں۔ اس کے بغیر میری ساری زندگی کتنی احمقانہ ہوتی۔ اسلام کے بغیر میری زندگی کیسی ہوتی؟! اس سوچ سے میں کانپ اٹھتی ہوں۔

اگر میں سب سے زیادہ اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا کر ان کو وہ بتاتی جو مجھے بتایا گیا ہے۔ میرے سوالات کا جواب مجھے مل گیا ہے۔ اب میں جانتی ہوں کہ سچائی کیا ہے۔ ہر آدمی جو دنیا میں ہے وہ مجھے سچائی ملنے پر اگر اللہ کا شکر ادا کرے، اور وہ ایک سو سال تک ہر روز ایک سو بار ایسا ہی کرتا رہے تب بھی اِس احسان پر شکر کا حق اَدا نہیں ہوگا''۔ [Islamic Horizons, Dec. 1987]

قرآن سے منہ موڑنے کا انجام

جب کوئی مسلمان قرآن کی قرأت میں، اس کو سمجھنے میں، یا عمل کرنے میں کوئی کوتاہی کرے گا تو گویا اُس نے قرآن چھوڑ دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جو کوئی ہماری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اَندھا اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اَندھا (کر کے کیوں) اُٹھایا؟ میں تو (دُنیا میں اچھا خاصا) دیکھنے والا تھا۔ ارشاد ہوگا: (ہاں) اسی طرح ہونا تھا۔ تیرے پاس جب ہماری آیتیں آئی تھیں تو تو نے اِنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے''۔(طٰہٰ ۲۰: ۱۲۴-۱۲۶)

اور اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کی عدالت میں رسول ﷺ مقدمہ دائر کریں گے:

''اور (روزِ قیامت) رسول ﷺ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری قوم نے قرآن چھوڑ دیا تھا''۔(الفرقان ۲۵: ۳۰)

آخر میں اللہ کریم سے دُعا ہے کہ وہ قرآنِ کریم کو ہمارے دلوں کی فصلِ بہار، ہمارے سینوں کا نور بنا دے، اس سے ہماری پریشانیوں کو دُور کر دے اور نعمتوں والی جنت کی طرف یہی قرآن ہمارا قائد ہو۔ ہمیں رات اور دن کے اکثر اوقات میں اس طور پر اس کی تلاوت نصیب فرمائے جس سے وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اسے ہمارے لیے حجت بنائے، ہم پر حجت نہ بنائے۔ نیز ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ جو کچھ اس نے حلال کیا ہے، اسے ہم حلال سمجھیں اور جو حرام کیا ہے اسے حرام سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (آمین)

پڑھئے اور پڑھائیے، یہ صدقہ جاریہ ہے۔ تقریباً خرچہ اشاعت کے حساب سے منگوا کر تقسیم کیجئے

پیامِ دوست
مکان نمبر ZB-1037/C، سیکٹر 3، خیابانِ سرسید، راولپنڈی فون نمبر: 051-4412979
E-mail: pyamedost@hotmail.com

فضائل قرآن

قرآن و حدیث کی روشنی میں

7

پیام دوست
Pyam e Dost